57

خاوند کتنی مدت تک بیوی سے دور رہ سکتا ہے؟

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام! ایک شادی شدہ مرد زیادہ سے زیادہ کتنی مدت تک بیوی سے دور بیرون ملک قیام کرسکتا ہے؟ جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

زوجین باہمی رضامندی سے جتنی مدت تک چاہیں ایک دوسرے سے دور رہ سکتے ہیں۔ لیکن اگر بیوی کی رضامندی نہ ہو تو خاوند کا چار ماہ سے زائد اس سے دور رہنا جائز نہیں۔ اور اسی طرح اگر شوہر راضی نہ ہو تو بیوی کا ایک رات بھی اس سے دور رہنا جائز نہیں۔

جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

خاوند بیوی باہم رضامندی سے ایک دوسرے سے جتنا عرصہ بھی دور رہیں جائز ہے۔ اسلام نے اس سلسلے میں کوئی حدود و قیود مقرر نہیں کیں اور نہ زوجین کو مخصوص مدت کے اندر اکٹھے ہونے یا مباشرت کرنے کا پابند کیا ہے۔ زوجین ایک دوسرے سے جتنا عرصہ بھی دور رہیں، اس سے اُن کے رشتہ ازدواج پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بشرطیکہ عورت کسی پُرامن علاقے اور ماحول میں ہو۔ اگر اس کا علاقہ اور ماحول پُرامن نہ ہو تو شوہر کے لیے جائز نہیں کہ اسے ایسے ماحول میں چھوڑ کر سفر پر جائے۔

اگر اس کا ماحول پُرامن ہو مگر بیوی راضی نہ ہو تو اسکے لیے شریعت نے حدود و قیود مقرر کی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

’’ان لوگوں کے لیے جو اپنی عورتوں سے قسم کھا لیتے ہیں، چار مہینے انتظار کرنا ہے، پھر اگر وہ رجوع کر لیں تو بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور اگر طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں تو بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔‘‘ [1]

یعنی کوئی بھی مرد زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک اپنی شریک حیات سے اس کی مرضی کے بغیر دور رہ سکتا ہے۔ اس سے زائد دور رہنا اس کے لیے جائز نہیں ہے۔

اور یہی فتوی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے آپ رات کے وقت گشت کر رہے تھے تو ایک گھر سے ایک نسوانی آواز آرہی تھی جو کچھ اشعار پڑھ رہی تھی۔ مفہوم یہ تھا کہ اس کا شوہر گھر سے کہیں دور چلا گیا تھا اور وہ اسکے فراق میں غمزدہ تھی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر آئے اور اپنی زوجہ محترمہ سے دریافت کیا کہ شادی شدہ عورت شوہر کے بغیر کتنی مدت صبر کر سکتی ہے تو بیوی نے جواب دیا کہ تین سے چار ماہ۔ آپ نے حکم جاری کر دیا کہ ہر فوجی کو چار ماہ بعد ضرور چھٹی دی جائے تا کہ وہ اپنی بیوی کا حق ادا کر سکے۔ [2]

اسی طرح بیوی اپنے خاوند کی رضامندی سے جتنا عرصہ چاہے دور رہ سکتی ہے۔ لیکن خاوند کو ناراض کر کے اسکی مرضی کے خلاف اس سے ایک رات بھی دور رہنے کی شریعت میں اجازت نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا المَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ»

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا اور مرد اس پر غصہ ہو کر سو گیا، تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔‘‘ [3]

لہذا اگر بیوی رضامند ہو تو خاوند جتنا عرصہ چاہے اس سے دور بیرون ملک یا ملک کے اندر ہی قیام کر سکتا ہے۔ لیکن اگر بیوی کی رضامندی شامل نہ ہو تو چار ماہ سے زائد دور رہنا درست نہ ہوگا۔ اسی طرح

[1] سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 226 – 227. [2] تاریخ الخلفاء، ص:113. [3] صحیح البخاری، كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ، بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ وَالمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ، آمِينَ......، حدیث:3237.

خاوند کتنی مدت تک بیوی سے دور رہ سکتا ہے؟

اگر خاوند راضی ہو تو بیوی جتنا عرصہ چاہے اس سے دور اپنے میکے یا کہیں اور رہ سکتی ہے۔ لیکن اگر شوہر راضی نہ ہو تو ایک رات بھی اس سے دور رہنا جائز نہیں۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کنڈی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ